

میں بھٹی، گویا یہ تشبیہ معکوس ہے۔“

۱۰۔ **تشریح :** لڑکوں کا عام دستور یہی ہے کہ وہ دیوانوں کو اینٹ پتھر مارتے ہیں۔ اے اسد! میں نے بھی لڑکپن میں عام دستور کے مطابق مجنوں کو مارنے کے لیے پتھر اٹھایا، ساتھ ہی مجھے اپنا سر یاد آ گیا۔ یعنی یا تو وہ پتھر اپنے ہی سر پر مار لیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ لڑکپن ہی میں مجھے جنون شروع ہو گیا تھا یا یہ خیال آ گیا کہ جب مجھ پر اسی قسم کی کیفیت طاری ہوگی تو لڑکے مجھے بھی اسی طرح اینٹ پتھر ماریں گے۔

مولوی عبدالعلی دالہ فرماتے ہیں : ”اپنے سر کی چوٹ یاد آگئی، اس لیے طفلی میں مجنوں کے سر پر سنگ اندازی نہ کی۔ گویا قائل نے لڑکپن سے اپنے آپ کو شوریہ سر فرض کیا ہے، جس کے سبب سے سنگِ طفلان کا مزہ چکھ چکا ہے۔“



۱۔ **لغات :** عنال گیر :
باگ تھام لینے والا۔ روک دینے والا
مانع

تشریح : خطاب محبوب سے
ہے۔ فرماتے ہیں : آپ کے آنے میں
دیر ہوگئی، مگر اس دیر کا کوئی نہ کوئی
سبب تو ہونا چاہیے۔ آپ کی سواری
یقیناً مناسب موقع پر تیار ہوگئی تھی۔
اور آپ حسب وعدہ وقت پر آ سکتے
تھے، لیکن کسی نے باگ تھام لی اور
آپ کے آنے میں رکاوٹ کا باعث
بنا، اس کشمکش میں دیر ہوگئی۔

شعر میں ”کوئی“ سے مراد بدابہتہ

ہوئی تاخیر، تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا
آپ آتے تھے، مگر کوئی عنال گیر بھی تھا
تم سے بجا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبہ خوبی تقدیر بھی تھا
تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نہجیر بھی تھا
قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
ہاں کچھ اک رنج گراں باری زنجیر بھی تھا